۷۵۔ القیٰمۃ

نام پہلی آیت میں قیامت کے دن کی قسم کھائی گئی ہے۔اور پوری سورہ قیامت ہی کے مباحث پر مشتمل ہے۔اس لئے اس کا نام 'القیٰمۃ' ہے۔

زمانۂ نزول اس کے نزول کا زمانہ مکہ کا ابتدائی دور ہے۔

مرکزی مضمون قیامت کے بارے میں جو شبہات وارد کئے جا رہے تھے،ان کو دور کر کے اس کا یقین پیدا کرنا ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۶ میں قیامت کی قطعیت کو پیش کرتے ہوئے شبہات کو دور کیا گیا ہے۔

آیت ۷ تا ۱۵ میں قیامت کے کچھ احوال پیش کئے گئے ہیں۔

آیت ۱۶ تا ۱۹ کا مضمون بطورِ جملۂ معترضہ ہے۔یعنی سلسلۂ کلام کو کاٹ کر نبی ﷺ کو وحی اخذ کرنے کے تعلق سے بروقت ہدایت دی گئی ہے۔

آیت ۲۰ تا ۲۵ میں منکرین کو ان کی دنیا پرستی پر متنبہ کرتے ہوئے قیامت کے دن ظاہر ہونے والی، نیکو کاروں کی سرخروئی اور بدکاروں کی سیاہ روئی کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔

آیت ۲۶ تا ۳۰ میں موت کی تصویر پیش کی گئی ہے جو قیامت کا پیش خیمہ ہے۔

آیت ۳۱ تا ۳۵ میں منکرینِ قیامت کے رویہ پر انہیں ملامت کی گئی ہے۔

آیت ۳۶ تا ۴۰ میں دوبارہ زندہ کئے جانے پر قاطع حجت پیش کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝٣

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝٤

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝٥

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠

كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ۝١٢

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝١٣

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝١٤

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝١٥

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝١٦

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝١٧

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝١٨

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝١٩

۷۵۔ سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

آیات: ۴۰

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ نہیں، میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔

۲ اور نہیں، میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔

۳ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے۔

۴ کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔

۵ مگر انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے بداعمالیاں کرتا رہے۔

۶ پوچھتا ہے کب آئے گا قیامت کا دن۔

۷ تو (سن لے) جب آنکھیں چندھیا جائیں گی،

۸ اور چاند بے نور ہو جائے گا،

۹ اور سورج اور چاند اکٹھے کر دئے جائیں گے۔

۱۰ اس روز انسان کہے گا کہاں بھاگ کر جاؤں؟

۱۱ نہیں۔ کہیں پناہ نہیں۔

۱۲ اس روز تیرے رب ہی کی طرف ٹھکانا ہوگا۔

۱۳ اس روز انسان کو بتا دیا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔

۱۴ دراصل انسان آپ اپنے اوپر حجت ہے۔

۱۵ اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔

۱۶ (اے نبی!) اس (قرآن) کو جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

۱۷ اس کو جمع کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔

۱۸ لہٰذا جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس پڑھنے کی پیروی کرو۔

۱۹ پھر اس کی وضاحت کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾

۲۰ ہرگز نہیں ۔ بلکہ تم لوگ جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبت کرتے ہو،

وَتَذَرُونَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾

۲۱ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾

۲۲ اس روز کتنے چہرے تروتازہ ہوں گے،

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾

۲۳ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾

۲۴ اور کتنے چہرے اس دن اُداس ہوں گے،

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾

۲۵ وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ معاملہ ہونے والا ہے۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾

۲۶ ہرگز نہیں۔ جب جان ہنسلی تک پہنچ جائے گی،

وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾

۲۷ اور کہا جائے گا ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا،

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾

۲۸ اور وہ سمجھے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے،

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾

۲۹ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی،

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾

۳۰ اس دن تیرے رب کی طرف جانا ہوگا۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾

۳۱ مگر اس نے نہ سچائی کو قبول کیا اور نہ نماز پڑھی،

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾

۳۲ بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا،

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهِ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾

۳۳ پھر اکڑتا ہوا، اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾

۳۴ افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے!

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾

۳۵ پھر افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے!

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾

۳۶ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾

۳۷ کیا وہ منی کی ایک بوند نہ تھا جو (رحم میں) ڈالی جاتی ہے،

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾

۳۸ پھر وہ علقہ ہوا۔ پھر (اللہ نے) اس کا جسم بنایا اور اسے درست کیا،

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾

۳۹ پھر اس سے جوڑا بنایا مرد اور عورت۔

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

۴۰ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کردے؟

۷۶۔الانسان

نـــام پہلی آیت میں انسان کی اس حالت کا ذکر ہوا ہے جب وہ کچھ بھی نہ تھا۔اس مناسبت سے اس سورۂ کا نام 'الانســـــان' ہے۔اس کا دوسرا معروف نام 'الدھر' (زمانہ) بھی ہے، اس مناسبت سے کہ یہ لفظ پہلی آیت میں آیا ہے۔جیسا کہ ہم واضح کر چکے ہیں سورتوں کے نام موضوع کے لحاظ سے نہیں ہوتے بلکہ خاص الفاظ (Significant Words) کی مناسبت سے شناخت کے لئے ہوتے ہیں۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ دورِ اول میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون جزاوسزا ہے لیکن جزاء (انعام) کا پہلو غالب ہے، تاکہ ان ابدی انعامات کو حاصل کرنے کی لوگوں کو ترغیب ہو اور وہ نیک کردار بنیں۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۳ میں انسان کی تخلیق اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۴ میں کافروں کے لئے سخت سزا کا اعلان ہے۔

آیت ۵ تا ۲۲ میں نیک عمل لوگوں کا عظیم الشان صِلہ بیان ہوا ہے۔

آیت ۲۳ تا ۲۶ میں نبی ﷺ کو صبر، نماز اور تسبیح کی ہدایت کی گئی ہے۔

آیت ۲۷ اور ۲۸ میں ان لوگوں کو، جو دنیا پر فریفتہ ہو کر آخرت کو نظر انداز کرتے ہیں، متنبہ کیا گیا ہے۔

آیت ۲۹ تا ۳۱ میں قرآن کی نصیحت کو قبول کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، تاکہ لوگ اللہ کی رحمت میں داخل ہوں۔لیکن جو لوگ انکار پر مصر رہیں گے انہیں دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْإِنسَانِ

۷۶۔ سُوْرَةُ الْاِنْسَان

آیات: ۳۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝١

۱ کیا انسان پر زمانۂ مدید میں ایک وقت ایسا نہیں گزرا جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا؟

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝٢

۲ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا، تا کہ اسے آزمائیں۔ چنانچہ ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝٣

۳ ہم نے اس کو راہ دکھا دی۔ چاہے وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝٤

۴ کافروں کے لئے ہم نے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝٥

۵ نیک لوگ، ایسی شراب کے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝٦

۶ یہ ایک چشمہ ہوگا، جس سے اللہ کے بندے پئیں گے۔ اور اس کی شاخیں (جہاں چاہیں گے) نکال لیں گے۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝٧

۷ یہ لوگ اپنی نذریں پوری کرتے ہیں۔ اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝٨

۸ اور اسکی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝٩

۹ ہم تمہیں صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝١٠

۱۰ ہم اپنے رب کی طرف سے ایک ایسے دن کا خوف رکھتے ہیں جو ترش رو اور نہایت سخت ہوگا۔

فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١

۱۱ تو اللہ نے ان کو اس دن کی مصیبت سے بچا لیا۔ اور ان کو تازگی اور سرور بخشا۔

وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝١٢

۱۲ اور ان کے صبر کے بدلہ میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطاء کیا۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۚ ﴿۱۳﴾

۱۳ وہاں وہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ انہیں دھوپ کی حدّت محسوس ہوگی اور نہ سردی کی شدّت۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾

۱۴ اس کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے۔ اور اس کے خوشے جھک کر لٹک رہے ہوں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾

۱۵ ان کے آگے چاندی کے برتن، اور شیشے کے گلاس گردش میں ہوں گے۔

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾

۱۶ شیشے بھی وہ جو چاندی کے ہوں گے۔ اور ان کے پیمانے وہ خود مقرر کریں گے۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۚ ﴿۱۷﴾

۱۷ ان کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾

۱۸ یہ ایک چشمہ ہوگا، جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾

۱۹ ان کے پاس ایسے لڑکے گردش میں ہوں گے جو ہمیشہ اسی سن کے رہیں گے۔ تم ان کو دیکھو تو خیال کرو یہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾

۲۰ وہاں جدھر بھی دیکھو گے تمہیں نعمتیں ہی نعمتیں اور عظیم بادشاہی دکھائی دے گی۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۖ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ
مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

۲۱ ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز اور اطلس کے کپڑے ہوں گے۔ ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ مشروب پلائے گا۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۠ ﴿۲۲﴾

۲۲ یہ ہے تمہاری جزا اور تمہاری سعی مقبول ہوئی۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ ﴿۲۳﴾

۲۳ (اے نبی!) ہم نے تم پر قرآن بتدریج نازل کیا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ ﴿۲۴﴾

۲۴ لہٰذا تم اپنے رب کے فیصلہ کا انتظار کرو۔ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ مانو۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۖ ﴿۲۵﴾

۲۵ اپنے رب کے نام کا ذکر کرو صبح و شام۔

وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا ﴿۲۶﴾

۲۶ رات کو بھی اس کے حضور سجدہ کرو۔ اور رات کے طویل حصہ میں اس کی تسبیح کرو۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ وَرَآءَهُمۡ
يَوۡمًا ثَقِيۡلًا ﴿۲۷﴾

۲۷ یہ لوگ جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبت رکھتے ہیں۔ اور ایک بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑ رہے ہیں۔

نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ وَشَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ ۚ وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ
اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا ﴿۲۸﴾

۲۸ ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے ہیں۔ اور ہم جب چاہیں ان کی صورتیں بدل دیں۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ﴿۲۹﴾

۲۹ یہ ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کی راہ اختیار کرلے۔

وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا
حَكِيۡمًا ﴿۳۰﴾

۳۰ اور تم نہیں چاہ سکتے جب تک کہ اللہ نہ چاہے۔ یقیناً اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ
عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۳۱﴾

۳۱ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۷۷۔ المُرسَلٰت

نام پہلی آیت میں مُرْسَلَات (ہواؤں) کی قسم کھائی گئی ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام' المرسلات' ہے

زمانۂ نزول مکی ہےاور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دور کے آخری حصہ میں نازل ہوئی ہوگی جب کفارِ مکہ شدت سے روزِ جزا کو جھٹلا رہے تھے۔اور نبی ﷺ اور دعوتِ اسلامی کے خلاف چال چلنے لگے تھے۔

بخاری کی حدیث ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ہم مِنیٰ کے غار میں تھےاور سورۂ مرسلات نازل ہوئی۔آپ اسے تلاوت فرمارہے تھےاور ہم اسے آپ کی زبان سے سیکھ رہے تھے۔ (بخاری کتاب التفسیر)

مرکزی مضمون بدلہ کے دن کا انکار کرنے والوں کو،ان کے بُرے انجام سے خبردار کرنا۔اور اللہ سے ڈرنے والوں کے حسنِ انجام کو پیش کرنا،تا کہ منکرین ہوش میں آئیں اور اپنے مستقبل کو سنوارنے کی فکر کریں۔

اس سورہ میں منکرین کے لئے اِنذار(تنبیہ) کا پہلو غالب ہے،جب کہ سابق سورہ (الانسان) میں نیکوکاروں کے لئے خوشخبری کا پہلو غالب ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۷ میں تیز ہواؤں کو قیامت کی تائید میں پیش کیا گیا ہے۔

آیت ۸ تا ۱۵ میں قیامت کی ہولناک تصویر پیش کی گئی ہے۔

آیت ۱۶ تا ۲۸ میں یومِ جزا کی تائید میں شواہد پیش کرتے ہوئے اس کے حق ہونے پر دعوتِ فکر دی گئی ہے۔

آیت ۲۹ تا ۴۰ میں جھٹلانے والوں کو قیامت کے دن جن حالات سے سابقہ پیش آئے گا اس کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

آیت ۴۱ تا ۴۴ میں متقیوں کے حسنِ جزا کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

آیت ۴۵ تا ۵۰ میں جھٹلانے والوں کی مجرمانہ روش پر انہیں سخت تنبیہ کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝۴

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۵

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۶

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۷

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۸

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۹

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۲۰

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۲۱

۷۷۔ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

آیات:۵۰

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ قسم ہے ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں،

۲ پھر تند و تیز چلنے لگتی ہیں،

۳ اور جو بادلوں کو پھیلاتی ہیں،

۴ پھر (ان کو) الگ الگ کرتی ہیں،

۵ پھر (دلوں میں) یاددہانی (کی بات) ڈالتی ہیں،

۶ حجت قائم کرنے یا خبردار کرنے کے لئے،

۷ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ضرور واقع ہوگی۔

۸ پھر جب ستارے بے نور ہو جائیں گے،

۹ اور آسمان پھٹ جائے گا،

۱۰ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کردئے جائیں گے،

۱۱ اور جب رسولوں کے لئے وقت مقرر ہوگا۔

۱۲ اس میں کس دن کے لئے تاخیر ہو رہی ہے۔

۱۳ فیصلہ کے دن کے لئے۔

۱۴ اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیا ہے؟

۱۵ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔

۱۶ کیا ہم نے اگلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟

۱۷ پھر بعد والوں کو، ان کے پیچھے ہلاک کرتے رہے۔

۱۸ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی معاملہ کرتے ہیں۔

۱۹ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔

۲۰ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

۲۱ اور اسے ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔

إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾
۲۲ ایک مقرر مدت تک۔

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٣﴾
۲۳ تو ہم نے ایک منصوبہ بنایا۔اور ہم کیا ہی خوب منصوبہ بنانے والے ہیں!

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٤﴾
۲۴ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾
۲۵ کیا ہم نے زمین کو سمیٹ رکھنے والی نہیں بنایا؟

أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾
۲۶ زندوں اور مُردوں کو،

وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾
۲۷ اور اس میں اونچے پہاڑ رکھے۔اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾
۲۸ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔

انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾
۲۹ چلو اس چیز کی طرف جسے تم جھٹلاتے رہے۔

انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾
۳۰ چلو اس سایہ کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔

لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾
۳۱ جس میں نہ چھاؤں ہے اور نہ وہ شعلوں کی لپٹ سے بچائے گا۔

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾
۳۲ وہ آگ محل کی طرح (اونچی) چنگاریاں پھینکتی ہوگی۔

كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾
۳۳ گویا وہ زرد، اونٹ ہیں۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾
۳۴ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔

هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾
۳۵ یہ وہ دن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے،

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾
۳۶ اور نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ عذر پیش کرسکیں۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾
۳۷ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔

هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾
۳۸ یہ فیصلہ کا دن ہے۔ہم نے تم کو بھی جمع کر دیا ہے اور تم سے پہلے کے لوگوں کو بھی۔

فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾
۳۹ اگر تم کوئی چال چل سکتے ہو تو میرے مقابلہ میں چل دیکھو۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾
۴۰ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾
۴۱ متقی (اللہ سے ڈرنے والے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔

وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾
۴۲ اور اپنی پسند کے میووں میں۔

كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٤٣﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿٤٤﴾
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٤٥﴾
كُلُوۡا وَتَمَتَّعُوۡا قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿٤٦﴾
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٤٧﴾
وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ﴿٤٨﴾
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٤٩﴾
فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٥٠﴾

۴۳ کھاؤ اور پیو مزے سے، اپنے اعمال کے بدلہ میں۔
۴۴ ہم نیکوکاروں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔
۴۵ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔
۴۶ کھاؤ اور مزے کرلو تھوڑے دن۔ تم مجرم ہو۔
۴۷ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔
۴۸ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جھکو، تو جھکتے نہیں ہیں۔
۴۹ تباہی ہے اس دن، جھٹلانے والوں کے لئے۔
۵۰ اب اس کے بعد وہ کس کلام پر ایمان لائیں گے؟

۷۸۔ سُوۡرَۃُ النَّبَا

نام اس سورہ کا نام ’’النَّبا‘‘ ہے جس کے معنیٰ اہم خبر کے ہیں۔ مراد قیامت اور دوبارہ اٹھائے جانے کی خبر ہے۔ یہ نام اس سورہ کی آیت ۲ سے ماخوذ ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مکی ہے اور ابتدائی آیات ہی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ سورہ اس وقت کی تنزیل ہے، جب نبی ﷺ نے اہل مکہ کو قیامت کے آنے اور جزا و سزا کے واقع ہونے کی خبر دی تھی۔ جس کے نتیجہ میں اس موضوع پر ایک بحث اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور قیامت کو ناممکن قرار دیتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ ظاہر ہے یہ حالات دعوت کے پہلے مرحلہ ہی میں پیش آئے تھے۔

مرکزی مضمون اس سورہ کا مرکزی مضمون قیامت کے دن عدالتِ خداوندی کا برپا ہونا۔ اور انسانوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا دینا ہے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۵ میں ان لوگوں کو سرزنش کی گئی ہے، جو قیامت کے عظیم اور ہولناک واقعہ کی خبر سن کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ گویا قیامت کی خبر ان کے نزدیک کسی سنجیدہ غور و فکر کی مستحق نہیں ہے۔ لیکن وہ وقت دور نہیں جب قیامت واقعہ کی صورت میں ان کے سامنے آ نمودار ہوگی۔ اور یہ لوگ فرمانروائے کائنات کے حضور جوابدہی کے لئے حاضر ہوں گے۔

آیت ۶ تا ۱۶ میں اللہ کی قدرت، ربوبیت اور حکمت کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں، جو زندگی اور موت کے نہ صرف ممکن الوقوع ہونے پر دلالت کرتی ہیں، بلکہ اس بات کی بھی شہادت دیتی ہیں کہ روزِ جزا ضروری ہے۔ کیوں کہ یہ اللہ کی ربوبیت اور حکمت کا عین تقاضا ہے۔

آیت ۱۷ تا ۲۰ میں بتایا گیا ہے کہ روزِ جزا کا ظہور مقررہ وقت پر ہوگا۔ اس روز آسمان و زمین کے نظام میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوگا اور تمام انسان زندہ ہو کر عدالتِ خداوندی کی طرف چل پڑیں گے۔

آیت ۲۱ تا ۳۰ میں سرکشوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

اور آیت ۳۱ تا ۳۶ میں خدا خوفی کے ساتھ زندگی گذارنے والوں کا۔

آیت ۳۷ تا ۴۰ خاتمۂ کلام ہے، جس میں عدالتِ خداوندی میں حاضری کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے کہ لوگ باطل شفاعت کے بل پر جوابدہی سے نہیں بچ سکتے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩

۷۸۔ سُوْرَۃُ النَّبَا

آیات ۴۰

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ یہ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟

۲ اُس بڑی خبر کے بارے میں،

۳ جس کے متعلق یہ (خود) مختلف باتیں کر رہے ہیں؟

۴ ان کی باتیں غلط ہیں۔ انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا،

۵ پھر سُن لو! ان کے خیالات باطل ہیں۔ وہ جلد ہی جان لیں گے۔

۶ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟

۷ اور پہاڑوں کو میخیں،

۸ اور (کیا) تم کو جوڑوں کی شکل میں پیدا (نہیں) کیا؟

۹ اور تمہاری نیند کو باعث سکون بنایا،

۱۰ اور رات کو لباس،

۱۱ اور دن کو وقتِ معاش بنایا۔

۱۲ تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے،

۱۳ اور ایک روشن چراغ پیدا کیا،

۱۴ اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا،

۱۵ تا کہ اُگائیں اس کے ذریعہ غلہ اور نباتات،

۱۶ اور گھنے باغ۔

۱۷ بیشک فیصلہ کا دن ایک مقرر وقت ہے،

۱۸ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم آ ؤ گے فوج در فوج،

۱۹ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے،

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۟ (٢٠)
اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ (٢١)
لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ (٢٢)
لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ۚ (٢٣)
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ (٢٤)
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ (٢٥)
جَزَآءً وِّفَاقًا ۟ (٢٦)
اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ (٢٧)
وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۟ (٢٨)
وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ۙ (٢٩)
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ (٣٠)
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ (٣١)
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ (٣٢)
وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ (٣٣)
وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۟ (٣٤)
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ (٣٥)
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ (٣٦)
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ
لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ (٣٧)
يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۗ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (٣٨)
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا (٣٩)
اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ۧ (٤٠)

٢٠ اور پہاڑ چلائے جائینگے، تو وہ سراب بن کر رہ جائیں گے۔
٢١ بے شک! جہنم گھات میں ہے،
٢٢ سرکشوں کا ٹھکانہ،
٢٣ جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔
٢٤ وہاں وہ نہ کسی قسم کی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا،
٢٥ بجز گرم پانی اور پیپ کے،
٢٦ ان کے کرتوتوں کا ٹھیک ٹھیک بدلہ!
٢٧ وہ حساب کی امید نہ رکھتے تھے،
٢٨ اور ہماری آیتوں کو یکسر جھٹلا دیا تھا۔
٢٩ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا تھا،
٣٠ تو چکھو! اب ہم تمہارے عذاب ہی میں اضافہ کریں گے۔
٣١ یقیناً متقیوں کیلئے کامیابی ہے،
٣٢ باغ اور انگور،
٣٣ اور نوخیز ہم سن لڑکیاں،
٣٤ اور چھلکتے جام،
٣٥ وہاں وہ نہ کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ جھوٹی بات۔
٣٦ یہ تمہارے رب کی طرف سے جزا ہوگی اور کافی انعام،
٣٧ اسکی طرف سے، جو آسمانوں اور زمین اور اسکے درمیان کی ساری چیزوں کا مالک ہے۔ رحمٰن، جس سے بات کرنے کا کسی کو یارا نہیں۔
٣٨ جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ کوئی بات نہ کر سکے گا سوائے اس کے، جسے رحمٰن اجازت دے اور وہ بالکل درست بات کہے گا۔
٣٩ یہ دن برحق ہے، تو جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنالے۔
٤٠ ہم نے تمہیں ایک ایسے عذاب سے آگاہ کر دیا ہے، جو قریب آلگا ہے۔ جس دن آدمی دیکھ لے گا کہ اس نے آگے کیلئے کیا کیا ہے۔ اور کافر کہے گا، کاش میں مٹی ہوتا!

۷۹ ۔ النّازعات

نام سورہ کا آغاز والنازعات سے ہوا ہے جس کی مناسبت سے اس سورہ کا نام ''النازعات'' رکھا گیا ہے۔ یہ لفظ ہواؤں کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورہ نبا کے متصلاً بعد نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون اس سورہ کا موضوع قیامت کا وقوع، اور جزائے عمل کے لئے انسان کو دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ پس منظر میں خاص طور سے وہ سرکش اور فرعون صفت لوگ ہیں، جو اپنی دنیا بنانے میں مست رہتے ہیں۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۵ میں روز جزا پر ہواؤں کو شہادت میں پیش کیا گیا ہے۔

آیت ۶ تا ۱۴ میں حادثۂ قیامت کی تصویر پیش کرتے ہوئے منکرین کے اعتراض کا ذکر کیا گیا ہے۔

آیت ۱۵ تا ۲۶ میں حضرت موسیٰ کا مختصراً بیان ہوا ہے کہ کس طرح فرعون، ان کی دعوت کو رد کرنے کے نتیجہ میں عبرتناک انجام سے دوچار ہوا۔ یہ گویا مکافاتِ عمل پر تاریخ سے استشہاد ہے۔

آیت ۲۷ تا ۳۳ میں انسان کی دوبارہ پیدائش کے ممکن ہونے پر اللہ تعالیٰ کی صفتِ قدرت سے استدلال کیا گیا ہے۔

آیت ۳۴ تا ۴۱ میں واضح کیا گیا ہے کہ جس دن قیامت کا حادثہ پیش آئے گا، سرکشوں اور دنیا پرستوں کا انجام کیسا برا ہوگا۔ اور اللہ سے ڈرنے والوں کا انجام کتنا خوشگوار ہوگا۔

آیت ۴۲ تا ۴۶ میں منکرین قیامت کے اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ آخر قیامت کب آئے گی؟

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

۷۹۔سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ

آیات:۴۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝١

۱ قسم ہے ان (ہواؤں) کی، جو (بادلوں کو) شدت کے ساتھ گھسیٹتی ہیں،

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝٢

۲ اوران کی جو نرم نرم چلتی ہیں،

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝٣

۳ اوران کی جو سبک رفتار ہیں،

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝٤

۴ پھراُن کی جو (تعمیلِ حکم میں) بازی لے جاتی ہیں،

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝٥

۵ اورایک کام (بارش) کاانتظام کرتی ہیں۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝٦

۶ جس دن زلزلہ کا شدید جھٹکا لگے گا،

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٧

۷ اس کے پیچھے دوسرا جھٹکا آئے گا،

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨

۸ کتنے دل اس دن دھڑک رہے ہوں گے،

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩

۹ نگاہیں ان کی پست ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠

۱۰ کہتے ہیں، کیا ہم پھر پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١

۱۱ (کیااس وقت) جب ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہوچکی ہوں گی؟

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢

۱۲ کہتے ہیں، یہ لوٹنا بڑے خسارہ کا ہوگا۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣

۱۳ وہ تو بس ایک ڈانٹ ہوگی،

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤

۱۴ کہ وہ یکایک میدان میں آموجود ہوں گے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝١٥

۱۵ کیا تمہیں موسیٰ کے واقعہ کی خبر پہنچی ہے؟

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٦

۱۶ جب اس کے رب نے اسے طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝١٧

۱۷ فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکش ہوگیا ہے۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝١٨

۱۸ اوراس سے کہو، کیا تو چاہتا ہے کہ پاکیزگی اختیار کرے،

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝١٩

۱۹ اور میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں کہ تو اس سے ڈرنے لگے۔

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ﴿٢٠﴾	۲۰ پھر (موسیٰ نے) اس کو بڑی نشانی دکھائی۔
فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿٢١﴾	۲۱ مگر اس نے جھٹلایا اور نہ مانا۔
ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿٢٢﴾	۲۲ پھر پلٹا اور مخالفت میں سرگرم ہوگیا۔
فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ﴿٢٣﴾	۲۳ اور لوگوں کو جمع کر کے اعلان کیا۔
فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٤﴾	۲۴ اور کہا، میں ہوں تمہارا سب سے بڑا رب۔
فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾	۲۵ بالآخر اللہ نے اُسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا۔
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ ﴿٢٦﴾	۲۶ بے شک اس میں بڑی عبرت ہے، ہر اس شخص کے لئے جو ڈرے۔
أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ﴿٢٧﴾	۲۷ کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ دشوار ہے یا آسمان کی؟ اس نے اس کو بنایا۔
رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ﴿٢٨﴾	۲۸ اس کی چھت بلند کی، اور اس کو درست اور ہموار کیا،
وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ﴿٢٩﴾	۲۹ اس کی رات ڈھانک دی اور اس کا دن نکالا۔
وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ﴿٣٠﴾	۳۰ اس کے بعد زمین کو بچھایا۔
أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ﴿٣١﴾	۳۱ اس میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔
وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿٣٢﴾	۳۲ اور پہاڑ اس میں گاڑ دیئے،
مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾	۳۳ تا کہ تمہاری اور تمہارے مویشیوں کی زندگی کا سامان ہو۔
فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٤﴾	۳۴ پھر جب وہ عظیم ہنگامہ برپا ہوگا۔
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾	۳۵ جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا،
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ﴿٣٦﴾	۳۶ اور دوزخ ہر دیکھنے والے کیلئے بے نقاب کر دی جائے گی۔
فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ﴿٣٧﴾	۳۷ تو جس نے سرکشی کی ہوگی،
وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	۳۸ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہوگی،
فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾	۳۹ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔
وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾	۴۰ البتہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکا ہوگا،

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴿٤١﴾

يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾

فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرٰهَا ﴿٤٣﴾

إِلٰى رَبِّكَ مُنتَهٰهَا ﴿٤٤﴾

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشٰهَا ﴿٤٥﴾

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴿٤٦﴾

[٤١] جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی۔

[٤٢] (اے نبی!) یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ گھڑی کب آ ٹھہرے گی؟

[٤٣] اس کا وقت بتانے سے تمہیں کیا واسطہ!

[٤٤] اس کا علم تو تمہارے رب ہی کو ہے۔

[٤٥] تمہارا کام صرف ان لوگوں کو خبردار کرنا ہے جو اس سے ڈریں۔

[٤٦] جس روز وہ اسے دیکھ لیں گے، تو انہیں ایسا محسوس ہوگا کہ وہ (دنیا میں) ایک شام یا ایک صبح سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے۔

۸۰۔ عبس

نــام سورہ کا آغاز لفظ عبس (تیوری چڑھائی) سے ہوا ہے، جو ایک مخصوص واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام ' عبس ' رکھا گیا ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اس زمانہ میں نازل ہوئی ہوگی، جب اہل مکہ کے سامنے دعوت پیش ہو چکی تھی۔ اور سرداران قریش نے اسے رد کر دیا تھا۔

مرکزی مضمون اِنذار یعنی جزا کے دن سے انسان کو خبردار کرنا ہے، تا کہ وہ عقیدہ و عمل میں صحیح رویہ اختیار کرے۔ سابق سورہ کے ساتھ اس کی مناسبت بالکل ظاہر ہے۔ اس کے اخیر میں یہ فرمایا گیا تھا کہ تم ان ہی لوگوں کو قیامت سے خبردار کر سکتے ہو، جو اس سے ڈرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس سورہ میں واضح کیا گیا ہے کہ، جو لوگ قیامت کا انکار کرنے پر مصر ہوں اور انہیں اپنے انجام کی کوئی پرواہ نہ ہو، ان کے پیچھے جوشِ تبلیغ میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔

نـظم کـلام آیت ۱ تا ۱۰ میں ایک مخصوص واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ کیا گیا ہے کہ جو لوگ کبر و غرور اور ہٹ دھرمی میں مبتلا ہیں، ان کے پیچھے پڑنے کے بجائے ان لوگوں کی طرف توجہ دیں، جو طالبِ حق ہیں اور اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔

آیت ۱۱ تا ۱۶ میں قرآن کی عظمت و رفعت بیان کی گئی ہے، تا کہ واضح ہو جائے کہ جس چیز کو قبول کرنے کی دعوت نبی ﷺ دے رہے ہیں وہ کتنے بلند مرتبہ کی چیز ہے۔ لہٰذا جو اس کی ناقدری کریں گے وہ اپنے ہی کو بہت بڑے خیر سے محروم رکھیں گے۔ اس باعظمت کلام کو پیش کرنے کے لئے پروقار طریقہ ہی اختیار کیا جانا چاہیے۔

آیت ۱۷ تا ۳۲ میں قیامت کا انکار کرنے والوں کو تنبیہ، اور انسان کے دوبارہ اٹھائے جانے پر اللہ کی ربوبیت سے استدلال کیا گیا ہے۔

آیت ۳۳ تا ۴۲ میں قیامت کی ہولناکی کی تصویر پیش کرتے ہوئے نیک کردار اور بدکردار لوگوں کا الگ الگ انجام بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ عَبَسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۸۰۔ سُوْرَةُ عَبَسَ

آیات: ۴۲

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ﴿١﴾
۱ تیوری چڑھائی، اور منہ پھیر لیا،

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۭ﴿٢﴾
۲ اس بات پر کہ اس کے پاس نابینا آیا۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۙ﴿٣﴾
۳ (اے پیغمبر!) تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا،

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۭ﴿٤﴾
۴ یا نصیحت پر دھیان دیتا، اور نصیحت اس کے حق میں مفید ہوتی۔

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿٥﴾
۵ جو شخص بے پرواہی برتتا ہے،

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۭ﴿٦﴾
۶ اس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو۔

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۭ﴿٧﴾
۷ حالانکہ اس کے اصلاح قبول نہ کرنے کی تم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿٨﴾
۸ اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے،

وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿٩﴾
۹ اور وہ اللہ سے ڈرتا بھی ہے،

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿١٠﴾
۱۰ اس سے تم بے پرواہی برتتے ہو۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿١١﴾
۱۱ ہرگز نہیں۔ یہ تو ایک یاد دہانی ہے۔

فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾
۱۲ تو جو چاہے اسے قبول کرے۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿١٣﴾
۱۳ یہ ایسے صحیفوں (اوراق) میں ہے، جو نہایت قابل احترام ہیں،

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿١٤﴾
۱۴ بلند مرتبہ اور پاکیزہ ہیں،

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ﴿١٥﴾
۱۵ ایسے کاتبوں کے ہاتھوں میں ہیں،

كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ۭ﴿١٦﴾
۱۶ جو معزز اور وفا شعار ہیں۔

قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾	۱۷ غارت ہو، انسان کیسا ناشکرا ہے!
مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾	۱۸ اسے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا؟
مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾	۱۹ ایک بوند سے۔ پیدا کیا اور اس کی منصوبہ بندی کی،
ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾	۲۰ پھر اس کے لئے راہ آسان کر دی،
ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾	۲۱ پھر اس کو موت دی، اور قبر میں دفن کرایا،
ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ﴿٢٢﴾	۲۲ پھر جب وہ چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا۔
كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾	۲۳ ہرگز نہیں۔ اس نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی، جو اللہ نے اُسے دیا تھا۔
فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾	۲۴ انسان ذرا اپنی غذا کو دیکھے،
أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾	۲۵ کہ ہم نے خوب پانی برسایا،
ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾	۲۶ پھر زمین کو اچھی طرح پھاڑا،
فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾	۲۷ پھر اس میں اُگائے غلے،
وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾	۲۸ اور انگور اور ترکاریاں،
وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾	۲۹ اور زیتون اور کھجور،
وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾	۳۰ اور گھنے باغ،
وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾	۳۱ اور میوے اور چارہ،
مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾	۳۲ تمہاری اور تمہارے مویشیوں کی منفعت کے لئے۔
فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾	۳۳ پھر جب وہ کانوں کو بہرا کر دینے والی آواز گرجے گی،
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾	۳۴ اس دن آدمی بھاگے گا اپنا بھائی سے،
وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾	۳۵ اپنی ماں اور اپنے باپ سے،
وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾	۳۶ اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝٣٧	۳۷ اس روز ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝٣٨	۳۸ کتنے ہی چہرے اس روز روشن ہوں گے،
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝٣٩	۳۹ خنداں و شاداں۔
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝٤٠	۴۰ اور کتنے ہی چہرے اس روز غبار آلود ہوں گے،
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝٤١	۴۱ ان پر سیاہی چھائی ہوگی۔
أُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝٤٢	۴۲ یہ ہوں گے وہی کافر اور فاجر لوگ۔

۸۱۔ التکویر

نـــام اس سورہ کی پہلی آیت میں خبردار کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن سورج کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔ لپیٹنے کے لئے لفظ کُوِّرَتْ استعمال ہوا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام التکویر ہے۔ یعنی وہ سورہ جس میں لپیٹنے کا ذکر ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون غفلت میں پڑے ہوئے انسانوں کو روزِ جزا سے خبردار کرنا ہے۔ اور یہ واضح کرنا ہے کہ پیغمبر اور قرآن اس کی جو خبر دے رہے ہیں وہ ہر قسم کے شبہہ سے بالاتر ہے۔ سابق سورہ میں قیامت کی ہولنا کی کا ذکر تھا۔ اس سورہ میں اس کی ہولنا کی کی تصویر کھینچی گئی ہے کہ آدمی قیامت کو اپنے سامنے دیکھنے لگتا ہے۔ گویا یہ سورہ، قیامت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص روز قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہو وہ سورہ تکویر، سورہ انفطار اور سورہ انشقاق کو پڑھ لے۔'' (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۷۴ بحوالہ احمد و ترمذی)

نظم کلام آیت ۱ تا ۶ میں قیامت کے پہلے حادثہ (نفخِ اوّل) کی تصویر کھینچی گئی ہے۔

آیت ۷ تا ۱۴ میں دوسرے حادثہ (نفخِ ثانی) کی۔

آیت ۱۵ تا ۲۵ میں قرآن اور پیغمبرِ قرآن کے بارے میں واضح کیا گیا ہے کہ وہ، جو دعوت پیش کر رہے ہیں اور خبر دے رہے ہیں، وہ حق وصداقت پر مبنی ہے۔

آیت ۲۶ تا ۲۹ میں منکرین کو تنبیہ ہے کہ قرآن کی راہ کو چھوڑنا حق وصداقت کی راہ کو چھوڑنا ہے۔ اسلئے وہ سوچیں کہ اس سے انکار کر کے کس گڑھے میں گرنا چاہتے ہیں؟

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱
وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝۲
وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳
وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝۵
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶
وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝۷
وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝۸
بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝۹
وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰
وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝۱۱
وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲
وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝۱۳
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝۱۴
فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶
وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷
وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸

۸۱ ۔ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

آیات:۲۹

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا،

۲ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں،

۳ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے،

۴ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی،

۵ اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے،

۶ اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے،

۷ اور جب لوگوں کو (مختلف گروہوں میں) بانٹ دیا جائے گا،

۸ اور جب زندہ در گور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا،

۹ کہ وہ کس گناہ میں ماری گئی؟

۱۰ اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے،

۱۱ اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی،

۱۲ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی،

۱۳ اور جب جنت قریب لائی جائے گی،

۱۴ اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کیا لے کر حاضر ہوا ہے۔

۱۵ پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں، غروب ہونے والے،

۱۶ چلنے والے، اور چھپ جانے والے، ستاروں کی،

۱۷ اور رات کی جب کہ وہ رخصت ہو،

۱۸ اور صبح کی جب کہ وہ سانس لے،

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۱۹﴾
۱۹ کہ یقیناً یہ ایک معزز پیغامبر کا (لایا ہوا) کلام ہے،

ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿۲۰﴾
۲۰ جو قوت والا ہے، اور مالکِ عرش کے ہاں بلند مرتبہ ہے،

مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿۲۱﴾
۲۱ وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، اور وہ امانت دار ہے۔

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿۲۲﴾
۲۲ اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔

وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿۲۳﴾
۲۳ اس نے اس فرشتہ کو کھلے اُفق پر دیکھا ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿۲۴﴾
۲۴ اور وہ غیب کی باتیں بتانے کے معاملہ میں بخیل نہیں ہے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿۲۵﴾
۲۵ اور یہ کسی شیطان مردود کا قول نہیں ہے،

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿۲۶﴾
۲۶ پھر تم لوگ کدھر چلے جا رہے ہو؟

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۲۷﴾
۲۷ یہ تو دنیا والوں کے لئے ایک یاد دہانی ہے،

لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿۲۸﴾
۲۸ تم میں سے ہر اس شخص کے لئے جو سیدھی راہ اختیار کرنا چاہے۔

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۹﴾
۲۹ اور تم نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ رب العالمین نہ چاہے۔

۸۲۔ الانفطار

نام پہلی ہی آیت میں آسمان کے انفطار (پھٹ جانے) کی خبر دی گئی ہے۔اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام الانفطار ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ بالاتفاق مکی ہے۔اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا اور سورہ تکویر کا زمانۂ نزول قریب قریب ایک ہی رہا ہوگا یعنی مکہ کا ابتدائی دور۔

مرکزی مضمون اس سورہ کا بھی مرکزی مضمون جزائے عمل ہی ہے۔لیکن استدلال ایک دوسرے پہلو سے کیا گیا ہے اور اس اہتمام سے بھی آگاہ کردیا گیا ہے، جو ہر شخص کی عملی زندگی کو ریکارڈ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۵ میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔اور بتایا گیا کہ جب یہ حادثۂ عظیم رونما ہوگا، تو انسان کا کِیا دھرا سب اس کے سامنے آجائے گا۔

آیت ۶ تا ۸ میں انسان کو احساس دلایا گیا ہے کہ جس خدا نے انسان کو بہترین قالب میں ڈھالا اور اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا، اسے کیا من مانی کرنے کے لئے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ اس کی اپنے خدا کی ساتھ وفاداری اور غیر وفاداری کا امتحان نہیں ہوگا؟ اور کیا وہ اس کے حضور اپنے طرزِ عمل کے لئے جوابدہ نہیں قرار پائے گا؟

آیت ۹ تا ۱۲ میں اس اہتمام کا ذکر ہے، جو اللہ نے ہر شخص کے اعمال کو ضبطِ تحریر میں لانے کیلئے کر رکھا ہے۔

آیت ۱۳ تا ۱۹ میں مختصر الفاظ میں نیکوکاروں اور بدکاروں کا انجام سامنے لایا گیا ہے۔اور متنبہ کیا گیا ہے کہ پیشی کے دن کسی کے بس میں کچھ نہ ہوگا۔اور سارے اختیارات اللہ ہی کے ہاتھ میں ہوں گے۔

سُورَةُ الْاِنفِطَار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾
وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾
وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾
وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾
يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾
الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾
فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾
وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾
كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿١١﴾
يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾
يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾
وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾
وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾
ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

۸۲۔ سُورَةُ الْاِنفِطَار

آیات:۱۹

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

١ جب آسمان پھٹ جائے گا،
٢ اور جب تارے بکھر جائیں گے،
٣ اور جب سمندر بہا دیے جائیں گے،
٤ اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی،
٥ اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور پیچھے کیا چھوڑا ہے ؟
٦ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے؟
٧ جس نے تجھے بنایا، اور ٹھیک ٹھیک (انسان) بنایا، اور تیری بناوٹ میں اعتدال رکھا،
٨ اور جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا۔
٩ نہیں! مگر تم جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو۔
١٠ حالانکہ تم پر نگراں مقرر ہیں۔
١١ گرامی قدر کاتب۔
١٢ جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔
١٣ یقیناً نیکوکار، عیش و نشاط میں ہوں گے۔
١٤ اور بدکار، جہنم میں۔
١٥ وہ اس میں جزا کے دن داخل ہوں گے۔
١٦ اور اس سے غائب نہ ہو سکیں گے۔
١٧ اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے؟
١٨ پھر (سن لو!) تمہیں کیا خبر کہ جزا کا دن کیا ہے؟
١٩ وہ دن جب کوئی شخص کسی کے لئے کچھ نہ کر سکے گا۔ اور معاملات صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہوں گے۔

۸۳۔ المطفّفین

نام سُورہ کے آغاز ہی میں مطففین (ناپ تول میں کمی کرنے والوں) کو وعید سنائی گئی ہے ۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''المُطفِّفِین '' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے انداز ہوتا ہے کہ یہ اس وقت کی تنزیل ہے، جب قرآن کی دعوت اہل مکہ کے سامنے پیش ہو چکی تھی۔ وہ یوم جزا کا انکار کر رہے تھے اور اہل ایمان کا مذاق اڑا رہے تھے۔

مرکزی مضمون رب العالمین کے حضور پیشی اور جزائے عمل ہے۔اس کا احساس دلانے کے لئے معاملات کی اس خرابی پر گرفت کی گئی ہے، جس میں آخرت کا احساس نہ رکھنے والے لوگ عام طور سے مبتلا ہوتے ہیں۔

نظمِ کلام سورہ انفطار سے اس کا ربط بالکل واضح ہے۔اس میں آگاہ کیا گیا تھا کہ اعمال کو ضبطِ تحریر میں لانے کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔اس سورہ میں اس حقیقت سے باخبر کیا گیا ہے کہ انسان کی عملی زندگی کا ریکارڈ، اس کے مرنے کے بعد عالم برزخ میں محفوظ رکھنے کا انتظام، اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے۔

آیت ۱ تا ۶ میں کاروباری معاملات میں بد دیانتی اور فریب کاری پر گرفت کرتے ہوئے، خدا کے حضور جوابدہی کا احساس دلایا گیا ہے۔

آیت ۷ تا ۱۷ میں اس حقیقت سے باخبر کیا گیا ہے کہ بدکاروں کا نامۂ اعمال ان کے مرنے کے بعد عالم برزخ میں ایک خاص دفتر میں ہے، جو مجرمین ہی کے لئے مخصوص ہے۔اور قیامت کے دن اس ریکارڈ کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا۔اور اس روز ان کا انجام بڑا ہی حسرتناک ہوگا۔

آیت ۱۸ تا ۲۸ میں نیک کردار لوگوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ ان کا نامۂ اعمال، ان کے مرنے کے بعد عالم برزخ میں اعلیٰ درجہ کے دفتر میں، جو نیکوکاروں کے لئے مخصوص ہے، محفوظ کیا جاتا ہے۔اور قیامت کے دن اس ریکارڈ کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا۔اور اس روز وہ فائز المرام ہوں گے۔

آیت ۲۹ تا ۳۶ میں اہل ایمان کو تسلی دی گئی ہے کہ وہ منکرین کے طنز و تشنیع سے کبیدہ خاطر نہ ہوں۔آج وہ تم پر ہنس رہے ہیں مگر کل تم ان پر ہنسو گے۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ ﴿١﴾
الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ ﴿٢﴾
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۗ ﴿٣﴾
اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ ﴿٤﴾
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ ﴿٥﴾
يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۗ ﴿٦﴾
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۗ ﴿٧﴾
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۗ ﴿٨﴾
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۗ ﴿٩﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ ﴿١٠﴾
الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۗ ﴿١١﴾
وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ ﴿١٢﴾
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۗ ﴿١٣﴾
كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾
كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۗ ﴿١٥﴾
ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۗ ﴿١٦﴾

۸۳۔ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

آیات: ۳۶

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے،

۲ جو لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔

۳ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔

۴ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ انہیں اٹھایا جائے گا؟

۵ ایک بڑے دن،

۶ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونگے۔

۷ (ان کا گمان صحیح) نہیں۔ یقین جانو بدکاروں کا نامۂ عمل سجّین میں ہوگا۔

۸ اور تمہیں کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟

۹ وہ ایک ریکارڈ آفس ہے۔

۱۰ تباہی ہے اس دن، انکار کرنے والوں کے لئے!

۱۱ جو روزِ جزا کا انکار کرتے ہیں۔

۱۲ اور اس کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں، جو حد سے گذرنے والے گنہگار ہوتے ہیں۔

۱۳ ایسے شخص کو جب ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کے فسانے ہیں۔

۱۴ نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے (بد) اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

۱۵ ہرگز نہیں۔ اس دن وہ اپنے رب سے دور رکھے جائیں گے۔

۱۶ پھر وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾	۱۷ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے، جس کا تم انکار کرتے رہے ہو۔
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾	۱۸ (ان کا دعویٰ صحیح) نہیں ۔ یقیناً نیک کردار لوگوں کا نامۂ اعمال علیّین میں ہوگا۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾	۱۹ اور تمہیں کیا معلوم کہ علیّین کیا ہے؟
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾	۲۰ وہ ایک ریکارڈ آفس ہے،
يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾	۲۱ جہاں مقربین کی (بارگاہِ الٰہی میں) حضوری ہوتی ہے۔
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾	۲۲ بے شک نیکوکار عیش میں ہوں گے،
عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾	۲۳ شاندار تختوں پر بیٹھے نظارہ کررہے ہوں گے،
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾	۲۴ ان کے چہروں پر تم دیکھو گے کہ خوشحالی کی بشاشت جھلک رہی ہے۔
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾	۲۵ ان کو ایسی شراب پلائی جائے گی جو خالص اور سربہ مہر ہوگی،
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ ﴿۲۶﴾	۲۶ یہ مہر مشک کی ہوگی۔ اور رغبت کرنے والوں کو چاہئے کہ بڑھ چڑھ کر اس کی رغبت کریں۔
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾	۲۷ اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی،
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾	۲۸ یہ ایک چشمہ ہوگا، جس میں سے مقرب (بندے) پئیں گے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾	۲۹ جو لوگ مجرم بنے ہوئے تھے، وہ اہل ایمان پر ہنسا کرتے تھے۔
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾	۳۰ اور جب ان کے پاس سے گذرتے، تو آنکھوں سے اشارہ کرتے۔
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾	۳۱ اور جب اپنے گھر والوں میں لوٹتے تو خوش خوش لوٹتے۔
وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَضَاۗلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	۳۲ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں،
وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾	۳۳ حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔
فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾	۳۴ تو آج اہل ایمان کفار پر ہنسیں گے،
عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	۳۵ تختوں پر بیٹھے (ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے۔
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	۳۶ مل گیا نا کافروں کو ان کے کئے کا بدلہ!

۸۴۔ الانشقاق

نام اس سورہ کے آغاز میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹنے کی خبر دی گئی ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''الانشقاق ہے''۔یعنی وہ سورہ جس میں (آسمان) کے پھٹنے کا ذکر ہوا ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مکی ہے۔اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کا آغاز فرمایا تھا۔اور قیامت سے لوگوں کو خبردار کر رہے تھے۔

مرکزی مضمون یوم جزا اور اچھا اور برُا انجام ہے۔

سابق سورہ میں بیان کیا گیا تھا کہ انسان کا نامۂ اعمال اس کے مرنے کے بعد عالم برزخ میں، ایک ریکارڈ آفس (سجّین یا علّیین) میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔اس سورہ میں اس بات سے باخبر کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن پیشی سے پہلے، ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۵ میں اس انقلاب کا مجملاً ذکر ہے، جو قیامت کے ظاہر ہوتے ہی آسمان وزمین میں برپا ہوگا۔

آیت ۶ تا ۱۵ میں انسان کے عدالتِ خداوندی کی طرف بڑھنے، نامۂ اعمال ہاتھ میں دیئے جانے اور اپنے انجام کو پہنچنے کا ذکر ہے۔

آیت ۱۶ تا ۱۹ میں آثارِ کائنات سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ انسان کو موت کے بعد مختلف مراحل سے گذرنا ہوگا۔

آیت ۲۰ تا ۲۵ میں ان لوگوں کو وعید سنائی گئی ہے، جو قرآن کو سن کر خدا کے آگے جھکتے نہیں ہیں، بلکہ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔اور ان لوگوں کو کبھی نہ ختم ہونے والے اجر کی خوشخبری دی گئی ہے، جو ایمان لا کر عملِ صالح کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

۸۴۔ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

آیات:۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱

۱ جب آسمان پھٹ جائے گا،

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲

۲ اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گا، اور اس کو لازماً تعمیل کرنا چاہئے،

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳

۳ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝۴

۴ اور جو کچھ اس کے اندر ہے، اُسے اُگل کر خالی ہو جائے گی،

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۵

۵ اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی۔ اور اس کو لازماً تعمیل کرنا چاہئے۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶

۶ اے انسان! تو کشاں کشاں اپنے رب ہی کی طرف جا رہا ہے۔ اور بالآخر اس سے ملنے والا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷

۷ تو جس کا نامۂ عمل اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا،

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸

۸ اس سے آسان حساب لیا جائے گا،

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹

۹ اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش لوٹے گا۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰

۱۰ اور جس کا نامۂ عمل اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا گیا،

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱

۱۱ وہ موت کو پکارے گا،

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲

۱۲ اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳

۱۳ وہ اپنے گھر والوں میں مست تھا۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴

۱۴ اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اس کو کبھی لوٹنا نہیں ہے۔

بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵

۱۵ کیوں نہیں! اس کا رب تو اس کو خوب دیکھ رہا تھا۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶

۱۶ نہیں، میں قسم کھاتا ہوں شفق کی،

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝۱۷

۱۷ اور رات کی، اور جو کچھ وہ اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے، اس کی،

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

۱۸ اور چاند کی جب وہ مہہ کامل ہو جاتا ہے،

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۭ﴿۱۹﴾

۱۹ کہ تم کو لازماً ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں پہنچنا ہے۔

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾

۲۰ پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے،

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩﴿۲۱﴾

۲۱ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے، تو سجدہ نہیں کرتے۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲ بلکہ یہ کافر، اُلٹا جھٹلا رہے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳ اور یہ لوگ جو کچھ چھپا رہے ہیں، اُسے اللہ خوب جانتا ہے۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۲۴﴾

۲۴ تو تم ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دو،

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

۲۵ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے، ان کے لئے ایسا اجر ہے، جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

۸۵۔ البروج

نام پہلی آیت میں برجوں والے آسمان کا ذکر ہوا ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام علامت کے طور پر ''البروج'' رکھا گیا ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت نازل ہوئی ہوگی، جب کفار ایمان لانے والوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنا رہے تھے۔تا کہ وہ اپنے ایمان سے پھر جائیں۔

مرکزی مضمون قیامت اور جزا و سزا ہی ہے۔البتہ اس کے اس پہلو کو خاص طور سے نمایاں کیا گیا ہے کہ وہ دن، مظلوم اہل ایمان کی دادرسی کا دن ہوگا۔جو لوگ اہل ایمان کو محض ان کے ایمان لانے کی بنا پر ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہیں، قیامت کے دن ان کی سخت پکڑ ہوگی۔اور جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہیں وہ کامیاب اور بامراد ہوں گے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۳ میں روز جزا کے قطعی ہونے کا دعویٰ، ایک ناقابل انکار حقیقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

آیت ۴ تا ۱۱ میں ان لوگوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے، جو مسلمانوں پر محض اس لئے ظلم ڈھاتے ہیں کہ وہ ایک خدا پر ایمان لائے ہیں۔اور ان مسلمانوں کو جو ان مظالم کے باوجود، اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں گے، جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

آیت ۱۲ تا ۱۶ میں ظالموں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ساتھ ہی اللہ کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں، جن سے اس کا خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔اور توبہ و انابت کی طرف رغبت بھی ہوتی ہے۔

آیت ۱۷ تا ۲۰ میں بعض سرکش اور ظالم قوموں کے عبرتناک انجام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، منکرین کو متنبہ کیا گیا ہے کہ خدا تمہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

آیت ۲۱ اور ۲۲ خاتمۂ کلام ہے، جس میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ قرآن، جو روزِ جزا کے آمد کی خبر دے رہا ہے، کیسی بلند پایہ کتاب ہے! اور اس کا سرچشمہ کتنا پاکیزہ اور محفوظ ہے۔لہٰذا اس کی کوئی بات بھی غلط نہیں ہو سکتی۔لازماً اس کی ہر بات اٹل ہے۔

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿١٣﴾

۸۵۔ سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

آیات: ۲۲

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ قسم ہے، برجوں والے آسمان کی،

۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے،

۳ اور حاضر ہونے والے کی، اور اس چیز کی جو حاضر کی جائے گی۔

۴ ہلاک ہوئے خندق والے،

۵ جو خوب ایدھن والی آگ سے بھری تھی،

۶ جب وہ اس (آگ) کے پاس بیٹھے،

۷ جو کچھ اہل ایمان کے ساتھ کر رہے تھے، اس کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔

۸ اور ان کے ساتھ یہ تشدد محض اس وجہ سے کیا گیا کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے، جو زبردست ہے اور لائق ستائش بھی،

۹ جس کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں۔ اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

۱۰ جن لوگوں نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں پر ظلم ڈھایا اور پھر توبہ نہیں کی، ان کیلئے لازماً جہنم کی سزا ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔

۱۱ جو لوگ ایمان لائے۔ اور نیک عمل کئے۔ یقیناً ان کیلئے باغ ہیں جن کے تلے نہریں رواں ہوں گی۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔

۱۲ بیشک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

۱۳ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾
فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾
وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾
فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

۱۴ اور وہ بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے،
۱۵ عرش کا مالک، صاحب عظمت،
۱۶ اور جو چاہے کر ڈالنے والا۔
۱۷ کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟
۱۸ فرعون اور ثمود کے لشکروں کی؟
۱۹ لیکن یہ کافر جھٹلانے ہی میں لگے ہوئے ہیں،
۲۰ اور اللہ ان کو آگے پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔
۲۱ (یہ کلام افتراء نہیں) بلکہ یہ عظیم قرآن ہے،
۲۲ جو لوح محفوظ میں (ثبت) ہے۔